© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

قیامت جو بیت گئی، قیامت جو آنے والی ہے!

جماعت اہلحدیث کی سلامتی کی راہ ___ اتفاق و اتحاد

تیئس[۲۳] مارچ کی رات ظلمتوں کا پیغام لے کر آئی تو چوبیس[۲۴] مارچ کا سورج خون میں نہا کر نکلا ___ صبح صبح خبر ملی کہ رات اہلحدیث کے جلسہ میں بم کا دھماکہ ہوا، ۶ افراد موقع پر شہید ہو گئے۔ ۱۰۰ کے قریب زخمی ہوئے جنہیں میو ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل کر دیا گیا ہے ___ مزید یہ کہ مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی اور علامہ احسان الٰہی ظہیر کی حالت نازک ہے۔

___ یہ روح فرسا اور ہولناک خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی اور ہر طرف کہرام مچ گیا ___ ہسپتال پہنچ کر یوں معلوم ہوا، گویا قیامت صغریٰ بپا ہے۔ ایمرجنسی وارڈ اور اس کے قرب و جوار آہوں، سسکیوں اور اشکوں سے معمور تھے ___ مجروحین کو دیکھا تو ہر طرف خون ہی خون، زخمی چہرے، کٹے پھٹے لہو لہان جسم ___ کچھ ابدی نیند سوئے ہوئے، کچھ طویل بیہوشیوں کی نذر، کچھ موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ___ یہ کوئی معمولی واقعہ تو نہ تھا، جماعت اہلحدیث کی تاریخ کا ہولناک ترین، اندوہناک حادثہ تھا۔ چنانچہ ہسپتال میں ہر طرف لواحقین، اعزہ و اقربا، اور غمزدگان کے ہجوم نظر آتے تھے ___ ہر آنکھ اشکبار، ہر دل بے قرار، ہر سینہ سینہ فگار، ہر لب لبِ دُعاگو، ہر نقش فریادی اور ہر چہرہ سوالیہ نشان، کہ یہ کس نے آگ لگائی میرے خرمن کو؟ ___ نہ دعائیں کرنے والوں نے کوئی کسر اٹھا رکھی اور نہ دوا کرنے والوں نے، ہسپتال کے عملے نے بلاشبہ ہمدردیوں کی انتہا کر دی، لیکن رہروانِ عالمِ بقا کو آج تک بھلا کون روک سکا ہے؟ ___ جانے والے چلے ہی گئے ___ ادھر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سہ پہر کو مولانا عبدالخالق قدوسی، محمد خان نجیب اور شیخ احسان الحق کے جنازے اٹھے، ادھر مغرب کے قریب اعلان ہوا، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی بھی چل بسے ——— دوسرے دن کا سورج میں اس مردِ آہن کا جنازہ کیا اٹھا، کتابِ حیات میں حق گوئی و بے باکی اور صبر و استقامت کا ایک زریں باب ہی ختم ہو گیا ——— ان کی رحلت کے بعد باقی مجروحین کی صحت اور علامہ احسان الٰہی ظہیر کی جان بچ جانے کی کچھ امید پیدا ہو چلی تھی، لیکن میدانِ خطابت کا یہ شہسوار شاید حرمِ نبوی پہنچ جانے ہی کے انتظار میں تھا، یہ پاکستان سے رخصت کیا ہوا، اس دنیا ہی سے رخصت ہو گیا ——— یوں جرأت و عزیمت، جوانمردی و دلیری، اور جاں سپاری و سرفروشی کی یہ داستان بھی تمام ہوئی ——— آہ، مولانا عبدالخالق قدوسی، محمد خان نجیب، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور دیگر شہداء، ان کو مرحوم لکھتے وقت کلیجہ منہ کو آتا ہے، دل میں اک ہوک سی اٹھتی ہے، یقین ہی نہیں آتا کہ یہ ہم سے بچھڑ گئے ——— اور جب کبھی اس تلخ حقیقت کا ادراک ہوتا ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے، گویا زندگی میں کوئی دلچسپی ہی باقی نہ رہ گئی ہو ——— آہ، موت کے بے رحم ہاتھوں نے گلشنِ حیات سے یہ چند پھول اس بے دردی سے توڑے ہیں کہ پورا گلشن ہی بے رونق ہو کر رہ گیا ہے ——— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط ——— ع

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

جماعت اہلِ حدیث پر قیامتیں بیت گئیں اور رنج و الم کے کوہِ گراں ٹوٹ پڑے ہیں ——— یارو، اس سے بڑھ کر ظلم و ستم اور کیا ہو گا کہ جمعیت اہلِ حدیث کی تقریباً پوری قیادت ہی کو بم سے اڑا دیا گیا ہے ——— لیکن جان و مال کی حفاظت کے ذمہ داران کی ڈھٹائی کی انتہا دیکھئے۔ اعلان ہوتا ہے، "ملک میں امن و امان کی مجموعی صورتِ حال اطمینان بخش ہے!" ——— اسے کہتے ہیں، زخموں پر نمک پاشی کرنا! ——— رعایا اجڑ جائے، لٹ جائے، برباد ہو جائے، لیکن ان کی کرسی سلامت رہے تو راوی چین ہی چین لکھتا ہے ——— ہاں اگر اس کرسی کو کوئی خطرہ لاحق ہو جائے تو مجرم پاتال سے بھی برآمد کئے جا سکتے ہیں! ——— مجرموں کی گرفتاری کے سلسلہ میں پہلے انتہائی متضاد قسم کے غیر ذمہ دارانہ اور مضحکہ خیز بیانات سامنے آتے رہے، یوں جیسے مذاق کیا جا رہا ہو ——— تمسخر اڑایا جا رہا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو ___ اور اب، ویسے ہی چُپ سادھ لی گئی ہے ___ بس دوسرے تیسرے روز زخموں کو ہرا کرنے کے لیئے تھوڑی سی شتر زنی کر لی جاتی ہے ___ اسی کو کہتے ہیں کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری! ___ اور یہاں تو کئی جانیں چلی گئیں، کہ ان میں ایک سے ایک بڑھ کر یگانہ تھا ___ ایک سے ایک بڑھ کر فرزانہ، ایک سے ایک بڑھ کر دُرِ نایاب، اپنی اپنی ذات میں پوری ایک انجمن ___ شاید حکومت کو ابھی تک یہ احساس نہیں ہو سکا کہ جماعت اہلِ حدیث کا یہ کس قدر عظیم نقصان ہے، بلکہ پوری ملتِ اسلامیہ کا کتنا بڑا المیہ! ___ ایسی منتخب روزگار ہستیاں بھلا کہیں روز روز پیدا ہوتی ہیں؟ ہاں ایسے نایاب اور قیمتی لعل و گُہر کسی قوم کو صدیوں بعد میسر آتے ہیں ___ علاوہ ازیں یہ سب علمائے دین تھے، اور "موتُ العالِم موتُ العالَم" کے مصداق یہ چند شخصیات کا قتل نہیں، پوری دنیائے اسلام کا قتل ہے ___ پھر اہل حدیث اس واقعہ کو سرد خانے میں ڈالنے کی اجازت کیوں دیں گے؟ چنانچہ پیمانہ صبر لبریز ہو کر چھلک بھی سکتا ہے، انتقام کا آتش فشاں پھٹ بھی سکتا ہے، لاوا جو پک رہا ہے، بہہ بھی سکتا ہے۔ لہٰذا مذاق چھوڑ، حکومت کو سنجیدگی سے یہ سوچنا ہوگا۔ اور خود جماعت کا بھی یہ احساس شدید سے شدید تر ہوتا چلا جا رہا ہے کہ آخر جماعت اہلِ حدیث پر ہی یہ "کرم فرمائیاں" کیوں ہیں؟ ___ یہ وہی جماعت ہے کہ اس کے اسلاف نے اس ملک کے لیئے بے شمار قربانیاں دی ہیں، یہ ملک آنِ واحد میں وجود میں نہیں آگیا تھا بلکہ اس کی تعمیر و تشکیل، جد و جہدِ آزادی کی تمام تر اور طویل داستان سے عبارت ہے، جسے تاریخ کے صفحات سے محو نہیں کیا جا سکتا ___ یہی تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ آزادی کی خاطر اس جماعت نے جہاں دار و رسن کی سختیاں جھیلیں اور عبورِ دریائے شور کی کٹھنائیاں برداشت کی ہیں، وہاں کالے پانیوں تک کے ذائقے بھی اس نے چکھے ہیں ___ پھر اس ملک کی تشکیل کے بعد بھی جماعت کی اس سے وفاداری اور محبت شک و شبہ سے بالاتر رہی ہے ___ تحریک تحفظِ ختمِ نبوت ہو یا تحریکِ نظامِ مصطفیٰ، ہر دور میں اس کے جیالوں نے ہراول دستے کے طور پر کام کیا ہے ___ خود جنرل ضیاء الحق کی حمایت میں بھی اہلِ حدیث محض اس لیئے پیش پیش رہے ہیں کہ انہوں نے اپنی آمد آمد کے اعلان کے ساتھ ہی یہاں کتاب و سنت کی حکمرانی کی نوید سنائی تھی ___ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ اس ملکِ پاکستان کا ہر تاریخی حیثیت کا حامل دن، اسی دورِ حکومت میں، جماعت اہلِ حدیث کے لیئے نت نئے حوادث کا پیغام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لے کر آتا ہے، اور اس کا کوئی نوٹس بھی نہیں لیا جاتا ۔ ــــــ سب سے پہلے ۶ ستمبر (یوم دفاع) کو مولانا فیض عالم صدیقی پر قاتلانہ حملہ ہوا، وہ جانبر نہ ہو سکے ، لیکن قاتلوں کا آج تک کوئی نام و نشان نہ ملا ــــــ اس کے بعد ۱۴ اگست (یوم آزادی) کو مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی کو خنجروں سے گھائل کیا گیا ، زندگی کے کچھ روز ابھی باقی تھے کہ بچ گئے ، ورنہ ظالموں نے جان سے مار دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی ــــــ یہ قاتلانہ حملہ آور آج بھی دندناتے پھرتے ہیں ! ــــــ اور اب ۲۳ مارچ کو ، جو یوم پاکستان ہے ــــــ شہر لاہور میں ، جو قرار دادِ پاکستان کا امین ہے ــــــ مینارِ پاکستان کے دامنوں میں ، جو اس ملک کی آزادی کا نشان ہے ، اور جس کے بالکل سامنے اس ملک کی نظریاتی بنیاد کلمۂ توحید و رسالت "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" تحریر ہے ، اس کلمہ ہی کا پرچار کرنے والے داعیانِ توحید و رسالت کو بم سے اڑا دیا گیا ــــــ اور چشم فلک نے اسی مینارِ پاکستان کے قرب و جوار میں ان حاملین کتاب و سنت کے جنازے اٹھتے دیکھے ہیں ، تو ان مناسبتوں پر غور کر لو ، یہ چند افراد کا بہیمانہ قتل ہی نہیں ، قرار دادِ پاکستان سے بھی انحراف ہے ۔ اس شہر کی آبرو پہ بھی حملہ ہے ، مینارِ پاکستان سے بھی تمسخر ہے ، اس ملک کی نظریاتی بنیادوں پر بھی تیشہ زنی ہے اور یوں یہ اُس عہد سے بھی عملاً رُوگردانی ہے کہ جو قیامِ پاکستان کے وقت ہر بچے بوڑھے ، جوان ، مرد و زن نے اپنے خالق و مالک اللہ ربُّ العزت سے کیا تھا کہ :

پاکستان کا مطلب کیا ؟

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ !

ــــــ اور اس عہد کی پاسداری ہی اس جماعت کا مشن ہے ۔ لہٰذا یہ حرکت جس شقی القلب نے کی ہے ، یہ ستم جس درندہ صفت نے ڈھایا ہے ، یہ خون جس انسانی بھیڑیئے نے بہایا ہے ، نہ صرف یہ کہ شہداء کے قتل اور مجروحین پر ظلم کا وبال اس کی گردن پر ہے بلکہ وہ پوری جماعت اہل حدیث اور اس کے مشن کا بھی قاتل ہے ۔ اور مذکورہ بالا تمام جرائم بھی اس پر لاگو ہوتے ہیں ــــــ اس لئے حکومت کو جہاں جماعت اہلِ حدیث پر اس ظلم و ستم کے ازالہ کیلئے مجرموں کو گرفتار کر کے ، اسی مینارِ پاکستان کے نیچے ، جہاں سے یہ جنازے اٹھے ہیں ، جلد از جلد تختۂ دار پر لٹکانا ہو گا ، وہاں اس ملک کی نظریاتی بنیادوں پر حملہ آور ہونے کے جرم ، اور اس کے قیام کے وقت اللہ رب العزت سے کئے گئے عہد و پیمان کی توہین کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ازالہ کے لئے اس ملک میں کتاب و سنت کی حکمرانی بھی قائم کرنا ہوگی، کہ صرف اسی صورت میں وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے ـــــ لیکن اگر اس نے اپنے فرائض سے کوتاہی برتی، مجرم کیفرِ کردار کو نہ پہنچے اور بدستور یہاں ظلم و بربریت اور فساد و الحاد کی حکمرانی رہی تو وہ خود بھی اِن جرائم میں برابر کی شریک ہوگی ـــــ چنانچہ قیامت جو بیت گئی سو بیت گئی، اب اسے یا تو اس قیامت کا انتظار کرنا ہوگا کہ جو اللہ ربُّ العزت سے کئے گئے عہد و پیمان سے انحراف کرنے والی قوموں کا اس دنیا ہی میں مقدر بن جایا کرتی ہے، اور یا پھر اس قیامت کا کہ جو بہر حال آنے والی ہے ـــ جس میں ہر شخص کو احکم الحاکمین کی عدالت میں کھڑے ہو کر اپنے اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا ہوگی اور مجرموں سے پورا پورا بدلہ لیا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ!" (السجدۃ: ۲۲)

"عنقریب ہم مجرموں سے بھرپور انتقام لینے والے ہیں!"

آج حالات کی ستم ظریفی سے جماعت اہلحدیث سے بڑھ کر کون واقف ہوگا؟ ـــــ ملت کا قافلہ جس ڈگر پہ چل نکلا ہے، اس کی ہولناکیوں کا اندازہ اس سے بڑھ کر اور کون کر سکتا ہے؟ ـــــ کتاب و سنت سے اعراض کے ساتھ ساتھ حاملینِ کتاب و سنت سے یہ سلوک؟ ذرا سوچئے کہ کس بات کی طرف واضح اشارہ اور کن عزائم کی نشاندہی کرتا ہے؟ ـــــ اعدائے اسلام نے کیا اپنے طرزِ عمل سے خود یہ ثابت نہیں کر دیا کہ کتاب و سنت اور توحید و رسالت کی واحد پاسبان یہی جماعت اہلِ حدیث ہے اور جب تک یہ موجود ہے وہ اپنے مذموم عزائم میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے؟ ـــــ تو پھر ہمارے یہ ہیرے کہ جو خاک و خون میں تڑپے ہیں، راہِ حق میں اپنی جانیں نچھاور کر کے سرخرو ہوئے ہیں، ان کی شہادت کے بعد ہمارا کام ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ ذمہ داریاں ہم پر آن پڑی ہیں اور ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ جدوجہد کرنا ہوگی ـــــ گویا:

آگ ہے، اولادِ ابراہیمؑ ہے، نمرود ہے\
کیا پھر کسی کو، پھر کسی کا امتحان مقصود ہے؟

ـــــ اعلائے کلمۃ اللہ، کتاب و سنت کی عملداری، شرک و بدعت کا قلع قمع اور الحاد و بے راہ روی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی بیخ کنی، ہمارا وہ مقدس مشن ہے کہ جس کی تکمیل کے لئے ہمیں نہ صرف اپنے حصے کا کام نپٹانا ہے، بلکہ ان کے حصے کا بھی کہ جو اس راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے اور انہیں مزید وقت نہ مل سکا — پھر اس ظلم و بربریت اور بہیمیت و درندگی کا بدلہ بھی ہمیں چکانا ہے لیکن یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اپنی صفوں میں مکمل اتحاد پیدا کریں، کوئی رخنہ باقی نہ رہنے دیں اور دھڑے بندیوں کے چنگل سے آزاد ہو کر ایک منظم قوت کی حیثیت اختیار کر لیں — اس کسان کی کہانی بڑی سادہ مگر بڑی سبق آموز ہے جس نے مرتے وقت اپنے سر دم لڑنے جھگڑنے والے بیٹوں کو لکڑی کی چند تیلیاں توڑنے کے لئے دی تھیں اور ایک ایک کر کے یہ ساری تیلیاں انہوں نے توڑ ڈالی تھیں — لیکن جب ایسی ہی تیلیوں کا ایک گٹھا اس نے انہیں توڑنے کے لئے دیا، تو جہاں کسان کا مقصد پورا ہو گیا، وہاں یہ بیٹے بھی انہیں توڑنے میں ناکام رہ کر اتحاد و اتفاق کی برکت کے قائل ہو گئے تھے — یاد رکھیے، یہ تیلیاں اگر یونہی منتشر رہیں تو خدانخواستہ، ایک ایک کر کے یکے بعد دیگرے، ٹوٹتی ہی چلی جائیں گی — ہاں اگر ان کی سلامتی آپ کو عزیز ہے اور یقیناً عزیز ہونی بھی چاہیئے، تو "اعتصام بحبل اللہ" کے ذریعے انہیں "عروۃ وثقیٰ" کی شکل دے دینا ہی وقت کا شدید ترین تقاضا ہے — مومن کی تو مثال ہی جسد واحد کی سی ہے، کہ اگر اس کے کسی ایک حصہ کو تکلیف ہو تو پورا جسم بے قرار رہتا ہے — پھر کس قدر احمق ہے وہ انسان، کہ جس کے جسم کے ایک حصہ کو گزند پہنچے، تو وہ اسے کاٹ کر ہی پھینک دے؟ — پس اگر کتاب و سنت پر ہمارا ایمان ہے، اگر ہم صحیح معنوں میں مومن ہیں، تو اتحاد و اتفاق کے سلسلے میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہمیں بس کرتی ہیں — تو پھر کیا یہ ممکن نہیں کہ جماعت اہلحدیث کے زعماء، علمائے کرام اور دردمند اصحاب دل مل بیٹھیں اور آئندہ کے لئے باہم شیر و شکر ہونے کا فیصلہ کر ڈالیں؟ — اگر ایسا ہو گیا تو زہے نصیب، چنانچہ یہی وہ واحد صورت ہے کہ جس سے نہ صرف جماعت اہل حدیث کو پہنچنے والے اس تازہ زخم اور پرانے زخموں کو بھی کسی حد تک مندمل کیا جا سکتا ہے، بلکہ یہی اس کے مشن کی تکمیل کی ضمانت بھی ہے — لہٰذا من حیث الجماعت اور من حیث العقائد بھی، اس کی سلامتی کی واحد راہ اتفاق و اتحاد ہے — لیکن خدانخواستہ اگر ایسا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ ہو سکا ـــــ اور اہل حدیثو ! یہ اتنا بڑا حادثہ بھی تمہیں متفق و متحد نہ کر سکا تو یقین کر لینا کہ یہ حادثہ اس حادثہ سے کہیں بڑا ہو گا کہ جماعت حال ہی میں جس کا شکار ہوئی ہے، اور شاید یہ اس دور کا بھی سب سے بڑا المیہ ہو گا ـــــ العیاذ باللہ ـــــ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ـــــ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ !

(اکرام اللہ ساجد)

سانحہ لاہور کے شہداء کے پس ماندگان اور مجروحین کے لئے امداد

پیرا خاندان کے سعودی عرب میں مقیم پاکستانی حضرات، مولانا عبدالمالک مجاہد کیلانی، ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کیلانی، مولانا محمد اقبال کیلانی اور مولانا خالد محمود کیلانی نے سانحہ لاہور کے شہداء کے پس ماندگان اور مجروحین کے لئے مبلغ ایک لاکھ اٹھارہ ہزار (۱٫۱۸،۰۰۰) روپے کا ڈرافٹ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کے نام روانہ کیا ہے۔ ۸ر اپریل ۱۹۸۷ء کو کیلانی صاحب کی رہائش گاہ واقع "وسن پورہ لاہور" میں ایک مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں طے پایا کہ کمیٹی کے درج ذیل اراکین، شہداء لاہور کے پس ماندگان اور مجروحین سے ملاقات کریں گے اور یہ رقم انہیں بذریعہ چیک تقسیم کریں گے۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی	حافظ عبدالرحمٰن مدنی
پروفیسر حافظ محمد سعید	پروفیسر ظفر اقبال ملک
محمد یحییٰ صاحب مجاہد	راقم الحروف اکرام اللہ ساجد کیلانی

© rasailojaraid.com